Lesson 7: Al-An'aam (Ayaat 111 - 127): Day 25

سُوْرَةُ الاَنعَامِ كَى تَفْسِر

اگلے سوال کاجواب آیت 120 میں ہے؛اللہ نے کیا کچھ حرام کیا ہے؟

وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَةً إِنَّ الَّذِينَ يَكُسِبُونَ الْإِثْمَ سَيْجُزَوْنَ بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ ﴿١٢٠﴾

اور ظاہری اور پوشیدہ (ہر طرح کا) گناہ ترک کر دوجولوگ گناہ کرتے ہیں وہ عنقریب اپنے کئے کی سزا یائیں گے (۱۲۰)

یعنی تمام گناہ کے کام چھوڑ دو۔ نہ تواعلانیہ گناہ کر واور نہ حیب کر۔

مثال: کہ ایک بکر ااسلامی طریقے سے حلال ہؤاتو وہ جائز ہے۔ لیکن اگر ایک بکر الے جا کر قبر پر ذنح کیاتو اِن چیز وں میں نہ پڑو۔ بِشرک سے بچو۔ کیونکہ جو گناہ کر رہے ہیں عنقریب اُن کو سز امل جائے گ۔ ہوتا یہ ہوتا یہ ہے کہ جب شریعت کے مطابق کام نہیں ہوتا تو پھر گناہ ہونے لگتا ہے۔ قبر وں پر فحاشی اور نشے آور چیز وں کاستعال عام ہو جاتا ہے۔ اب اگر عام طریقے سے ذنح کیا ہؤا جانور جائز ہے تو کیا ضرورت ہے کہ کسی درگاہ میں جاکر کھایا اور کھلایا جائے؟

مصر کا تو ہم سب معلوم ہو ہے کہ کیسے دریائے نیل میں ایک کنواری لڑکی کو بہایا جاتا تھا۔ کیسے بُتوں کے نام پر لڑ کیاں اپنی عرّت قربان کرتی ہیں۔ کیسے گر جاگھروں میں پادری حضرات اور ننز کے افئیر ز کی کہانیاں عام ہیں۔

اسلام سیدهاطریقه بتاتا ہے کہ سب خواہشات جائز طریقے سے بوری کرو۔ نکاح کرو۔ حلال کھاؤ۔

وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُنْكُرِ اللهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسُنَ ۚ وَإِنَّ الشَّيْطِيْنَ لَيُوْحُونَ إِلَى اَوْلِيَبِهِمْ لِيَحُولُ اللهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسُنَ ۗ وَإِنَّ الشَّيْطِيْنَ لَيُوْحُونَ إِلَى اَوْلِيَبِهِمْ لِيَحَادِلُو كُمْ أَوَإِنَ الطَّعْتُمُوْهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ ﴿١٢١﴾

اور جس چیز پر خداکانام نہ لیا جائے اسے مت کھاؤ کہ اس کا کھانا گناہ ہے اور شیطان (لوگ) اپنے رفیقوں کے دلوں میں یہ بات ڈالتے ہیں کہ تم سے جھگڑ اکریں اور اگر تم لوگ ان کے کمے پر چلے تو بے شک تم بھی مشرک ہوئے (۱۲۱)

جس چیز پر الله کانام نہیں لیا گیاوہ مت کھاؤ۔ یعنی عام غیر مسلموں یا مغربی ممالک کے اسٹورز پر ملنے والا گوشت مت کھاؤ۔ کیونکہ اُس پر الله کانام نہیں لیا گیا۔

- وہ حلال جانور جائز ہے جس پر اللہ کا نام لے کر حلال کیا گیا / ذیح کیا گیا۔ √
- وہ جانور جائز نہیں ہے جس پر کسی بُت، پیر، بزرگ کانام لے کر حلال کیا گیا / ذبح کیا گیا۔ X
 - وہ حلال جانور جائز نہیں ہے جس کو جھگے سے کسی کا نام لئے بغیر مار دیا گیا۔ X

اگر لوگ آپ سے بحث کریں اور آپ کو وضاحتیں دیں تو شیطان کے چیلوں قسم کے انسانوں کی بات مت سُنیں۔وہ چاہتے ہیں کہ خو د غلط کام کر رہے ہیں اور آپ کو بھی گناہ پر چلنے کی دعوت دیتے ہیں۔ شیاطین اپنے دوستوں کے دلوں میں یہ بات ڈالتے ہیں کہ مسلمانوں سے لڑو۔مسلمانوں سے بحثیں

کرو۔ مثال کہ سود بھی تجارت ہے۔اس لئے ایسے لو گوں کی باتوں میں مت آؤ۔

اگلی آیت دل سے پڑھیں؛ اپنامحاسبہ کریں۔

أومن كَانَ مَيْتًا فَأَخِيَيْنُهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُومًا يَّمْشِيْ بِهِ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّتَلُهُ فِي الظُّلُمنِ لَيْسَ بِحَارِج مِّنِهَا ۚ كَذَٰلِكَ رُبِّنَ لِلْكَفِرِيْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٢٢﴾

بھلاجو پہلے مر دہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ کیااور اس کے لیے روشنی کر دی جس کے ذریعے سے وہ لوگوں میں چاتا پھر تاہے کہیں اس شخص جیسا ہو سکتا ہے جو اند ھیرے میں پڑا ہوا ہواور اس سے نکل ہی نہ سکے اسی طرح کا فرجو عمل کررہے ہیں وہ انہیں اچھے معلوم ہوتے ہیں (۱۲۲)

یعنی پہلے انسان جہالت کے اند هیروں میں تھا۔ شرک کی زندگی مردہ زندگی کی طرح ہے۔ لیکن پھر انسان توحید اور ہدایت کی روشنی میں آگیا یعنی زندہ ہو گیا۔ توجولوگ شرک اور گناہ کی مُر دہ زندگی گزار رہے ہیں وہ ہدایت اور توحید پر چلنے والوں کے برابر نہیں ہوسکتے۔

ہم دوسرے انسانوں کے لئے جیتے تھے۔ ہمارے اندریہ طلب بیدا ہوئی کہ قر آن سیکھیں۔اللہ سے محبت کروں۔فَاَ حَیدَیْناہُ: پھر اللہ نے ہمیں زندہ کر دیا۔اللہ نے ہدایت عطاکر دی۔

وَجَعَلْنَا لَهُ نُوْمًا: تواس ہدایت کولے کر کیا کرناہے؟ اللہ نے ہمیں ہدایت کا نور عطافر مادیا۔

ہم نے اس ہدایت کے لے کر آگے چلناہے۔اس ہدایت کے نورسے زندگی گزار نی ہے۔ یہ ہدایت کے لے کرلوگوں میں چلنا پھر ناہے۔کلاس روم میں نہیں چپوڑنا۔مسجد تک محدود نہیں کرنا۔

يَّمُشِي بِهِ فِي النَّاسِ: كيامير ابير سركل بوراسي؟

- 1) مَيْتًا: ہم دين اور قرآن وسنّت سے غافل تھے۔
- 2) فَأَحُينَنْكُ: مَحَاسِبِهِ بَهُم پيدا ہوئے، مسلم پيدا ہوئے يا بعد ميں مسلمان ہو گئے۔ اللہ سے واقفيت ہو گئی۔
 - 3) شعوری طور پر ایمان اختیار کیا۔علم سکھنے گئے۔

4) وَجَعَلْنَا لَهُ نُوْمًا: دِین میں داخل ہو گئے۔ اپنی اصلاح کرلی۔ یہ ہے موت سے زندگی کی طرف آنا۔

5) یکمشی بِه فِی النّاسِ: '۔ جس کے ذریعے سے وہ لو گوں میں چلتا پھر تاہے۔ ' پھر ہم سوجاتے ہیں۔ اگلی صبح اُٹھتے ہیں توبہ سر کل دوبارہ شر وع ہو جاتا ہے۔ یہ ایک دِن کا کام نہیں ہے۔ یہ ہماری زندگی کے ہر دِن کی کہانی ہے۔

جس دِن ہماراسر کل پوراہو جاتا ہے تواگلے دِن نیکیوں کی دوبارہ توفیق مل جاتی ہے۔ کیاہم یہ کر رہے ہیں؟

کیا ہم یہ نور اور بیر روشنی لے کر دوسروں میں چل پھر رہے ہیں؟ کیا دوسروں کے لئے ہدایت کا ذریعہ بن رہے ہیں؟ یاعلم سکھ لیا اور بس اپنی اصلاح کرلی؟ دوسروں کی فکرہے یا نہیں؟

ا پنی فکر کے بعد پھر اپنے گھر والوں، اور اپنے اِرد ِگر د والوں کی بھی فکر کریں۔اُمتِ مسلمہ کی فکر کریں۔ عام غیر مسلموں کی بھی فکر کریں کہ اُن کو بھی ہدایت مل جائے۔

جب ہم قران وسنّت پر عمل کرتے ہیں تو پھر خوشی خوشی علم حاصل کرتے ہیں۔ قر آن پڑھتے وقت آپ اللہ میر اعمل بہتر رہا آپ اللہ سے باتیں کرنے لگتے ہیں۔ کہ یااللہ دیکھو میں کوشش کر رہی ہیں۔ یااللہ میر اعمل بہتر رہا ہے۔اللہ آپ کوخوشنجریاں عطا کرے گا۔ آپ کی زندگی میں بر کتیں آ جا نکینگی۔انشاءاللہ

پھر جولوگ اند ھیرے میں ہیں۔ اللہ کی کتاب سے انسان کی زندگی میں نور آتا ہے۔ پھر جولوگ اللہ کی کتاب سے دُور ہوتے ہیں تووہ فی الظَّلُهٰتِ میں ہیں۔ یہ کا فروں والا، شرک والا الظُّلُماتِ نہیں ہے۔ یہ الظُّلُماتِ وہ والا ہے جو اللہ کی کتاب سے دُور ہیں۔
آپ کب دین کی طرف آئے اِس بات کی اتنی حیثیت نہیں ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ آپ دین کی طرف آ کر کیا کرتے ہیں؟ عمر شنوت کے جھے سال بعد مسلمان ہوئے۔ لیکن اُن کا مقام دیکھ لیں۔ ساری زندگی اللہ کوراضی کرنے میں لگے رہیں۔ پھر اُن کی موت کا منظر سوچ لیں۔ کہ اُن کو صرف نماز میں ہی شہید کر دیا گیا۔ قاتل کو بھی پتاتھا کہ عمر شصرف نماز کی حالت میں ہی قابو میں آئے گا۔ آپ یہ دیکھیں کہ جب آپ دین کی طرف آ گئیں تو پھر آپ نے کیا کیا؟

پھر کافراور دین سے دُورلوگ اپنے آپ کو صحیح سمجھتے ہیں۔ بھاگ بھاگ کر دنیاداری میں مصروف ہیں۔ بھاگ بھاگ کر دنیاداری میں مصروف ہیں۔ آج خریداری، کل پارٹی، پرسول سالگرہ، پھر دعو تیں۔ یہی لوگ جاہل اور اند هیرے میں ہیں۔ وَکَذَٰلِكَ جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ آكْبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا وَمَا يَمُكُرُوْنَ إِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشُعُرُوْنَ وَيُهَا فَيَهَا وَمَا يَمُكُرُوْنَ إِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشُعُرُوْنَ ﴿١٢٣﴾

اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں بڑے بڑے مجرم پیدا کئے کہ ان میں مکاریاں کرتے رہیں اور جو مکاریاں یہ کرتے ہیں ان کا نقصان انہیں کوہے اور (اس سے) بے خبر ہیں (۱۲۳)

یہ بڑے بڑے سر دار اور امیر ترین لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ کامیاب ہیں۔ حالا نکہ ان کو اپنے نقصان کی خبر ہی نہیں ہے۔ شیاطین، جن اور ظالم لوگ اللّٰہ کے دین کے خلاف اُٹھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ تا کہ اللّٰہ اللّٰہ کے دین کے خلاف اُٹھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ تا کہ اللّٰہ حق والوں کے دَر جات بلند کر دے۔

اللہ کے نبی گی ایک روایت ملتی ہے کہ بدر والے کنوئیں پر کھڑے ہو کر فرمایا تھا کہ کیایہ بات سے ہو گئ ہے نا جو میں تم سے کہتا تھا۔ لوگ جیران ہوئے کہ اللہ کے نبی کیا فرمار ہے ہیں۔ اُس وقت اللہ نے یہ ممکن کر دیا تھا کہ اللہ کے نبی گی بات مشر کین کے وہ مَر ہے ہوئے سر دار بھی سُن رہے تھے جو اسلام کی مخالفت کیا کرتے تھے۔

آج عمل کرلیں، آپ سوچ لیں کہ کہیں ہم دیر نہ کر دیں۔ کہین ایسانہ ہو کہ ؛

جب آنکھ کھلی گُل کی توموسم خزاں کا تھا!

وَإِذَا جَآءَتُهُمُ اللَّهِ قَالُوا لَنَ نُّؤُمِنَ حَتَّى نُؤْتَى مِثَلَ مَا آُوتِى مُسُلُ اللَّهِ اَللَّهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ عِنْدَ اللهِ وَعَذَابٌ شَدِيْنٌ بِمَا كَاثُوا يَمْكُرُونَ ﴿١٢٣﴾ بِسُلَتَةُ سَيْصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوا صَغَامٌ عِنْدَ اللهِ وَعَذَابٌ شَدِيْنٌ بِمَا كَاثُوا يَمْكُرُونَ ﴿١٢٣﴾

اور جب ان کے پاس کوئی آیت آتی ہے تو کہتے ہیں کہ جس طرح کی رسالت خدا کے پیخمبر وں کو ملی ہے جب تک اسی طرح کی رسالت ہم کو نہ ملے ہم ہر گزایمان نہیں لائیں گے اس کو خداہی خوب جانتا ہے جب تک اسی طرح کی رسالت ہم کو نہ ملے ہم ہر گزایمان نہیں لائیں گے اس کو خداہی خوب جانتا ہے کہ (رسالت کا کون سامحل ہے اور) وہ اپنی پیغمبری کسے عنایت فرمائے جولوگ جرم کرتے ہیں ان کو خدا کے ہاں ذکت اور عذاب شدید ہو گااس لیے کہ مکاریاں کرتے ہے (۱۲۴)

یعنی کچھ لوگ معجزے مانگتے ہیں۔ اللہ کا ایک پلان ہے۔ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ ہم پر بھی نواز شیں کرے پھر ہم دین کی طرف آئیں۔اللہ فیصلہ کر تاہے کہ کس کور سالت عطا کرنی ہے۔ اپنے ارد گرد دیکھیں کئی معصوم ، دیلے پتلے ، کمزور لوگ کس طرح بھاگ بھاگ کر اللہ کے دین کا کام کررہے ہیں۔ کیاوہ سب اللہ ضائع کر دیے گا؟ ہر گزنہیں۔ اللہ اپنے دین کے کام کے لئے صرف مخلص لوگ چنتا ہے۔

اللہ کے نبی گا دُور ہویا آج کا دُور حق اور باطل کی جنگ جاری ہے۔ ابولہب کے پاس دولت تھی۔ ابو جہل کے پاس سر داری تھی۔ لیکن انجام کیا ہؤا؟ بدر کے کنوئیں میں گرائے گئے۔ اور آخرت کا عذاب توبہت شدید ہو گا۔

الله سے دعاہے کہ ہمیں ایسے اسلام دُشمن لو گوں میں شامل نہ کرے۔ آمین۔

فَمَنُ يُّرِدِ اللهُ أَنُ يَهُدِيهُ يَشُرَحُ صَلَى اللهُ اللهِ اللهِ وَمَنَ يُّرِدُ أَنَ يُّضِلَّهُ يَجْعَلُ صَلَى اللهُ صَلَى اللهُ الرِّجْسَ عَلَى اللهِ يُؤْمِنُونَ ﴿١٢٥﴾ تُوجِس شخص كو خدا چاہتا ہے كہ ہدایت بخشے اس كاسینہ اسلام كے لیے كھول دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے كہ گر اہ كرے اس كاسینہ تنگ اور گھٹا ہواكر دیتا ہے گویاوہ آسمان پر چڑھ رہا ہے اس طرح خداان لوگوں پرجوايمان نہيں لاتے عذا ب بھيجتا ہے (١٢٥)

اللہ کی نعمت ہے کہ اللہ اسلام کے لئے سینہ کھول دے۔ اللہ کے نبی کو بھی بیہ نعمت ملی۔ دین کے لئے سینے کا گھلنا کیا ہوتا ہے؟

چند ہا تیں حدیث ﷺ ملتی ہیں۔اس کی کچھ علامتیں نوٹ کرلیں۔؛

1. ایسے شخص کو آخرت کی فکرلگ جاتی ہے۔ وہاں کا گھر، وہاں کا گھر۔

- 2. دھوکے کے گھرسے اپنے آپ کو دُور کرلینا۔ کوئی چیز مل گئی تواللہ تیر اشکر ہے۔ نہیں ملتی تو چلیں کوئی بات نہیں اللہ کی حکمت ہے۔
- موت سے پہلے موت کی تیاری۔ جب سینہ کھلتا ہے تو ہم آخری گھر کی تیاری کرتے ہیں۔ یہ دنیا
 آرام کی جگہ ہے لیکن آسائش کی جگہ نہیں۔
 - 4. كم بولا كريں۔غور وفكر كريں۔
 - 5. ایناتعلق الله سے جوڑلیں۔
 - 6. کچھ نقصان ہو جائے تو غم نہ کریں۔

ا پنامحاسبہ کریں۔ اپنی دلچیپی کا اندازہ لگائیں۔ مثال کہ جیسے کوئی اند هیرے میں چل رہاہے تواُس کو صحیح نظر ہی نہیں آرہا کہ کونسی چیز اُس کے فائدے کی ہے اور کونسی نہیں۔ بیکار چیز وں کے پیچھے نہ پڑیں۔
لیکن وہ شخص جس کا شرح صدر نہیں ہؤا۔ جس کا سینہ دین کے لئے کھلا۔ وہ دنیا میں دھکے کھا تاہے۔

'۔ اور جسے چاہتاہے کہ گمر اہ کرے اس کاسینہ تنگ اور گھٹاہواکر دیتاہے۔۔'

- 1) سائنس کی زبان میں لکھیں تو کولیسٹر ول لیول بڑھ جا تاہے۔ دِل پر بوجھ بڑھ جا تاہے۔
 - 2) بلڈ پریشر بڑھ جاتاہے۔
 - 3) نیکی کرنامشکل لگتاہے۔ گویا اُسے لگتاہے کہ آسان کی طرف چڑھناہے۔
 - 4) لوگوں سے ڈرتا ہے۔
 - 5) ایسے لو گوں پر نایا کی مسلط ہو جاتی ہے۔

ا پناجائزہ لیں۔ مجھے نیکی کرناکیسالگتاہے؟خاص طور پروہ نیکی جس کو دوسروں کو علم نہیں ہے۔وہ نیکی جو کوئی اور نہیں کررہا۔جو فرض نہ ہو۔ نفلی نیکیاں کیسی لگتی ہیں۔ زبر دستی تو کوئی بلا ہی لیتا ہے۔لیکن بات تو تب ہے کہ میں اپنی مرضی اور خوشی سے نیکی کرتی ہوں۔انسان دین کے کام کو بہترین طریقے سے کرنے کے لئے تیار رہے۔ہر معاملے میں پچھ لوگ ایسے ضرور ہوتے ہیں۔

وَهٰنَا صِرَاطُ مَبِّكَ مُسْتَقِيمًا ۚ قَلُ فَصَّلْنَا الْأَيْتِ لِقَوْمٍ يَّنَّ كُّرُوْنَ ﴿١٢١﴾

اوریپی تمہارے پرورد گار کاسیدھارستہ ہے جولوگ غور کرنے والے ہیں ان کے لیے ہم نے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کر دی ہیں (۱۲۲)

کونساراستہ؟ اپنے قران کوہاتھ لگائیں اور کہیں کہ بیہ صراطِ مستقیم ہے۔ بیہ کتاب ہمیں نیکی کی طرف کے کرجائے گی۔ انشاءاللہ آپ وہ غور کرنے والے بنیں۔اللہ آپ کے لئے آیات کھول کربیان کررہا ہے۔ اللہ کے دین پرجم کر چلیں۔ آگے آپ کا مستقبل ہے انشاءاللہ؛

لَهُمْ دَالُ السَّلْمِ عِنْدَ مَرِّبِهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٤﴾ ان کے لیے ان کے اعمال کے صلے میں یرورد گار کے ہاں سلامتی کا گھر ہے اور وہی ان کا ولی ہے (١٢٧)

آپ کے دنیا کے گھر ذائر السَّلمِ بن جائینگے۔انشاءاللداس دنیامیں بھی سکون ہو گااور آخرت میں بھی کامیابی ہو گا۔ یہ السَّلمِ بن جائیگے۔انشاءاللداس دنیامیں بھی سکون ہو گااور آخرت میں بھی کامیابی ہو گی۔ یہ اللہ آپ کاوَلیُّھُمُ بن جائے گا۔ کیونکہ آپ نے نیکی پر استقامت اختیار کی۔ بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ آپ نے نیکیاں کیں اور کرتے رہے۔

شرط یہ ہے کہ دین کے کاموں اور نیکیوں کے لئے

- 1. محنت
- 2. قربانی
- 3. مشقت
 - 4. ایثار

کرتے رہیں۔ یہ ہیں وہ عمل جن سے اللہ آپ کا دوست بنتا ہے۔ اور ہمیشہ کا گھر جنّت ماتا ہے۔

الله عطاكر - آمين

آپ سوچیں کہ دین کے لئے تھوڑی سی قربانی اور کتنابڑا انعام؟

کچھ لو گول نے کہا کہ انسان نیکیاں تو صرف ساٹھ یاستر سال کرے پھر کیوں ہمیشہ کا آرام اور ہمیشہ کی عیش ملے گی؟

یچھ سکالرزنے اس پر بحث کی اور اسکاجواب ہیہ ہے کہ اللہ کو علم ہے کہ اگر اِن لو گوں کو ستر ہز ار سال بھی عمر ملتی تو پھر بھی ایسے ہی نیکیاں کرتے۔ایسے ہی اللہ کے فرمانبر دار بنتے۔